

# ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Department of Seerat Studies / Faculty of Arabic & Islamic Studies

|                          |                          |
|--------------------------|--------------------------|
| <b>Course Code</b>       | 472                      |
| <b>Course Title</b>      | Quran Hakeem (قرآن حکیم) |
| <b>Assignment Number</b> | 01                       |
| <b>Semester</b>          | Autumn                   |
| <b>Academic Year</b>     | 2026                     |

## Our Services

Mr Pakistani provides AIOU solved assignments, guess papers, past papers, project assistance, CV making, E-Pay services, website development, WordPress services, and other educational and digital solutions. For assignments, guess papers, educational help, and other services, contact us on WhatsApp: 03036940016.

**WhatsApp Group — [\(Click Here\)](#)**

**WhatsApp Channel — [\(Click Here\)](#)**

## سوال نمبر - 1 سورہ فاتحہ کا ترجمہ کریں اور اس میں بیان ہونے والی تعلیمات کا جامع خلاصہ تحریر کریں۔ (20)

### جواب:

#### ۱۔ سورۃ الفاتحہ کا لفظی و با محاورہ ترجمہ:

۱) (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

شروع اللہ کے نام سے جو انتہائی مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

۲) (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

۳) (الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۴) (مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ)

روز جزا قیامت کے دن (کا مالک و مختار ہے۔

۵) (اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ)

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

۶) (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ)

ہمیں سیدھا اور سچا راستہ دکھا۔

۷) (صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ)

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل و انعام فرمایا، نہ کہ ان کا جن پر تیر غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

#### ۲۔ سورۃ الفاتحہ کی بنیادی تعلیمات اور جامع خلاصہ:

سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کا مقدمہ، روح اور ام الکتاب ہے۔ اس میں تمام قرآنی علوم، عقائد اور ہدایت کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اس سورت کی اہم تعلیمات مندرجہ ذیل

ہیں:

#### الف (توحید اور اللہ تعالیٰ کی صفات کمال کا بیان:

سورہ فاتحہ کی ابتداء حمد الہی سے ہوتی ہے۔ 'رب العالمین' کا لفظ اس بات کا ثبوت ہے کہ کائنات کی تمام تر تخلیق، پرورش اور نظام صرف ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

'الرحمن' اور 'الرحیم' کی صفات بندے کے دل میں اللہ کی رحمت کی امید اور اس سے محبت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔

### ب) عقیدہ آخرت اور جزا و سزا:

مالک یوم الدین کے ذریعہ انسان کو یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ اس دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ایک دن آئے گا جب تمام اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کے ساتھ جزا یا سزا دے گا۔

### ج) اخلاص عبادت اور استعانت (صرف اللہ سے مدد):

'ایک نعبہ وایک نستعین' اسلام کی بنیادی روح ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عبادت کی تمام اقسام (نماز، دعا، نذر، قربانی) (صرف اللہ کے لیے ہیں اور حقیقی مددگار بھی صرف وہی ذات ہے۔ اس سے شرک کی تمام جڑیں کٹ جاتی ہیں۔

### د) صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) اور دعائیہ اسلوب:

انسان کے لیے سب سے بڑی نعمت ہدایت اور صراطِ مستقیم پر قائم رہنا ہے۔ اس آیت میں ہدایت کی دعا سکھائی گئی ہے جو انسان کو فکر و عمل کی اعتدال پسندی عطا کرتی ہے۔

### ه) انعام یافتہ اور گمراہ گروہوں کا ذکر:

انسانوں کے تین گروہ بیان کیے گئے ہیں (1): انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین جن پر اللہ کا انعام ہوا، (2) المغضوب علیہم یعنی وہ لوگ جو حق کو جانتے ہوئے بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں (جیسے یہود)، (3) الضالین یعنی وہ لوگ جو جہالت کی وجہ سے گمراہ ہوئے (جیسے نصاریٰ)۔ یہ سورت ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا اتباع کرنے اور مغضوب و گمراہ لوگوں کے راستے سے بچنے کی ہدایت دیتی ہے۔

سوال نمبر -2 سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع کا سلیس ترجمہ کریں اور اس رکوع میں منافقین کی جن عادات کو بیان کیا گیا ہے، ان کی وضاحت کریں۔

### جواب:

#### ۱۔ سورۃ البقرہ کے دوسرے رکوع (آیات ۲۰ تا ۲۸) کا سلیس ترجمہ:

آیات ۸-۱۰: اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

آیات ۱۱-۱۳: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یہی لوگ فساد ہی ہیں لیکن وہ محسوس نہیں کرتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے دوسرے لوگ (صحابہ) ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں: کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں؟ خبردار! یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن وہ جانتے نہیں ہیں۔

آیات ۱۴-۱۶: اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے، اور جب اپنے شیاطین (سرداروں) کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔ اللہ ان سے تمسخر فرماتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں ڈھیل دیتا ہے، وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے مگر اہی خریدی، پس ان کی تجارت نے نہ کوئی فائدہ دیا اور نہ وہ ہدایت پانے والے تھے۔

آیات ۱۷-۲۰: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پھر جب اس نے ارد گرد کی تمام چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور سلب کر لیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا، وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، پس وہ واپس نہیں لوٹیں گے۔ یا ان کی مثال آسمان سے برستے ہوئے اس مادہ کی طرح ہے جس میں اندھیرے، گرجہک اور بجلی ہو... نزدیک ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے جائے...

## ۲۔ منافقین کی مذموم عادات و اوصاف کی وضاحت:

سورۃ البقرہ کے اس رکوع میں منافقین کا نفسیاتی، اخلاقی اور عملی کردار کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی نمایاں عادات مندرجہ ذیل ہیں:

### الف (دو غلاظین اور ریا کاری): (Hypocrisy)

منافقین کی سب سے بڑی عادت ان کا نفاق اور دوروئی ہے۔ مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو مخلص مومن ظاہر کرتے تھے جبکہ کافروں اور اپنے سرداروں کے سامنے جا کر اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے تھے۔

### ب (جھوٹ اور دھوکہ دہی):

وہ زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے تھے لیکن دل کفر سے بھرے ہوئے تھے۔ قرآن نے واضح کیا کہ وہ اللہ اور مومنین کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور شدید جھوٹے ہیں۔

### ج (خود پسندی اور فساد کو اصلاح سمجھنا):

جب ان کو فتنے اور فساد سے روکا جاتا تھا تو وہ اپنے جرم کا اعتراف کرنے کے بجائے دعویٰ کرتے تھے کہ وہ 'مصلح' (اصلاح کرنے والے) ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بہت دانشمند اور صحابہ کرام کو (معاذ اللہ) کم عقل سمجھتے تھے۔

### د (قلبی بیماری اور تکبر):

ان کے دلوں میں حسد، بغض اور شک کی بیماری تھی۔ حق کے سامنے تسلیم ہونے کے بجائے ان کا تکبر اور سرکشی بڑھتی چلی گئی۔

### ه (بزدلی اور تحیر):

تمثیلات ( آگ اور بارش والی مثالوں ) کے ذریعے ظاہر کیا گیا کہ منافقین کا ذہن تذبذب اور بزدلی کا شکار ہوتا ہے۔ نہ وہ مکمل طور پر نورِ ایمان سے مستفید ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کفر کی تاریکی میں سکون پاتے ہیں۔

سوال نمبر -3 سورہ البقرہ کے رکوع نمبر پانچ کا ترجمہ اور اس کے مضامین کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب:

### ۱۔ سورۃ البقرہ کے پانچویں رکوع ( آیات ۳۰ تا ۳۹ ) کا ترجمہ:

آیت ۳۰: اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا: کیا تو اس میں ایسے شخص کو بنائے گا جو اس میں فساد پھیلانے اور خونریزی کرے، حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں؟ فرمایا: یقیناً میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

آیات ۳۱-۳۳: اور اللہ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا: تو پاک ہے، ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے تو نے ہمیں سکھایا ہے، بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے۔ فرمایا: اے آدم! انہیں ان کے نام بتا دو۔۔۔

آیات ۳۴-۳۶: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو... پھر شیطان نے انہیں وہاں سے پھسلا دیا۔۔۔

آیات ۳۷-۳۹: پھر آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لیے (توبہ کے) پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی... اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

### ۲۔ رکوع نمبر ۵ کے مضامین کا تفصیلی خلاصہ:

یہ رکوع انسانی تاریخ کی ابتداء، تخلیق آدمؑ، خلافتِ ارضی اور انسان و شیطان کی کشمکش پر مشتمل ہے اس کے بنیادی مضامین درج ذیل ہیں:

#### الف) انسان کی نیابت و خلافتِ ارضی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ منتخب فرمایا۔ اس سے انسان کی عظمت اور شرف کا اندازہ ہوتا ہے کہ اسے زمین پر احکامِ الہی کو نافذ کرنے کا اختیار دیا گیا۔

#### ب) علم کی برتری اور فرشتوں پر آدمؑ کی فضیلت:

فرشتوں کے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اشیاء کے اسماء و حقائق کا علم عطا فرمایا۔ جب فرشتے ان اشیاء کے نام بتانے سے قاصر رہے اور حضرت آدمؑ نے بتا دیے تو ثابت ہو گیا کہ انسان کی فضیلت کی اصل بنیاد 'علم' ہے۔

#### ج) تکبر اور ابلیس کا زوال:

فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ تعظیمی کا حکم دیا گیا۔ ابلیس نے تکبر اور حسد کی بنا پر اللہ کے حکم سے انکار کیا جس کی وجہ سے وہ رائدہ درگاہ اور مردود ٹھہرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تکبر تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

#### د) انسان کی آزمائش اور شیطانی ورغلانہ:

حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کو جنت میں رکھا گیا اور ایک مخصوص درخت کے قریب جانے سے روکا گیا۔ شیطان نے وسوسہ اندازی کے ذریعے انہیں اس درخت کا پھل چکھایا جس پر انہیں زمین پر اتارا گیا۔

#### ه) توبہ کی قبولیت اور ہدایت الہی کا وعدہ:

خطا کے بعد حضرت آدمؑ نے ندامت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کے کلمات ادا کیے اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اللہ نے وعدہ فرمایا کہ دنیا میں انبیاء اور کتب کے ذریعے ہدایت بھیجی جائے گی، جو اس ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا، اور جو انکار کریں گے وہ جہنمی ہوں گے۔

### سوال نمبر 4- سورہ بقرہ کے رکوع نمبر ۱۵ کی آیات کا سلیس ترجمہ اور تشریح تحریر کریں۔

#### جواب:

#### ۱۔ سورۃ البقرہ کے رکوع ۱۵ (آیات ۱۲۲ تا ۱۲۹) کا سلیس ترجمہ:

آیات ۱۲۲-۱۲۳: اے بنی اسرائیل! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر نازل کیں اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کوئی سفارش فائدہ دے گی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

آیات ۱۲۲-۱۲۳: اور جب ابراہیمؑ کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو انہوں نے انہیں پورا کر دیا۔ فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا (امام) بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا: اور میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور امن کی جگہ بنایا۔۔۔

آیات ۱۲۷-۱۲۹: اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دعا کر رہے تھے): اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔... اے ہمارے رب! اور ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔

#### ۲۔ تفصیلی تشریح و معارف:

اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت، تعمیر کعبہ اور بعثت محمدیؐ کا عظیم واقعہ بیان کیا گیا ہے:

#### الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان اور امامت:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو سخت ترین امتحانات (آگ میں ڈالا جانا، وطن چھوڑنا، فرزند کی قربانی وغیرہ) میں آزمایا۔ آپ ہر امتحان میں مکمل طور پر سرخرو ہوئے۔ اس کی جزا کے طور پر اللہ نے انہیں تمام انسانوں کا 'امام' بنایا۔

### ب) امامت الہی کا اصول (عدمِ ظلم):

جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کے لیے امامت کی دعا کی تو اللہ نے واضح فرمایا کہ 'میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا'۔ اس سے ثابت ہوا کہ دینی و روحانی امامت و قیادت کسی کی میراث یا نسبی حق نہیں بلکہ تقویٰ اور اطاعت پر منحصر ہے۔

### ج) تعمیرِ کعبہ اور دعائے ابراہیمی:

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنی محنت کی قبولیت کی دعا کی۔ انہوں نے مکہ کے لیے امن اور رزق کی فراوانی کی بھی دعا فرمائی۔

### د) بعثتِ نبی آخر الزماں کی دعا:

تعمیرِ کعبہ کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی کہ اس شہر میں ایک ایسا رسول بھیج جو چار بنیادی وظائف انجام دے (1): آیاتِ الہی کی تلاوت، (2) کتاب (قرآن) کی تعلیم، (3) حکمت (سنت / فہم) کی تعلیم، (4) نفوس کا تزکیہ (اخلاقی و روحانی پاکیزگی)۔ یہ دعا نبی کریم ﷺ کی صورت میں پوری ہوئی۔

## سوال نمبر -5 سورہ بقرہ کے رکوع نمبر ۱۹ کا ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔ (20)

### جواب:

#### ۱۔ سورۃ البقرہ کے رکوع ۱۹ (آیات ۱۵۳ تا ۱۶۳) کا سلیس ترجمہ:

آیات ۱۵۳-۱۵۵: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ اور ہم ضرور تمہیں خوف، بھوک، مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

آیات ۱۵۶-۱۵۷: وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: 'اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ' ('ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

آیات ۱۵۸-۱۶۳: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں (شعائر) ہیں... جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں... ان پر اللہ اور لعنت کرنے والے لعنت بھیجتے ہیں... تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن اور رحیم ہے۔

#### ۲۔ تفصیلی تشریح و ہدایت:

یہ رکوع مسلمانوں کی تربیت، آزمائشوں کے مقابلے، اور عقیدہ توحید کے ثبات پر مشتمل ہے:

### الف) استعانت بالصبر والصلوة (صبر اور نماز سے مدد):

زندگی کی مشکلات، دین پر قائم رہنے اور جہاد کے لیے دو بڑی طاقتیں بتائی گئیں: صبر (نفس پر ضبط و استقامت) اور نماز (اللہ سے تعلق و مناجات)۔ جب بندہ ان دو چیزوں کو اپناتا ہے تو اسے معیت الہی حاصل ہوتی ہے۔

### ب) مقام شہداء:

اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے شہداء کی عظمت بیان کی گئی کہ وہ مرتے نہیں بلکہ برزخی زندگی میں زندہ ہیں اور اللہ کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔

### ج) آزمائشوں کا فلسفہ اور 'استرجاع':

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف، فاقہ کشی، مالی و جانی نقصانات کے ذریعے آزماتا ہے تاکہ سچے اور جھوٹے کا فرق واضح ہو جائے۔ مصیبت کے وقت 'انا للہ وانا الیہ راجعون' کہنا (استرجاع) مومن کا شیوا ہے، جس پر اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت کی بشارت ہے۔

### د) شعائر اللہ (صفا و مروہ) اور ستہانِ حق کی مذمت:

صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کو اللہ کی نشانیاں قرار دے کر حج و عمرہ میں ان کی سعی کو جائز و مستحب قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی علم کو چھپانے (ستہانِ حق) والے علماء پر سخت وعید اور لعنت کا ذکر کیا گیا۔

### ہ) عقیدہ توحید کی عالمگیر سچائی:

رکوع کا اختتام توحید باری تعالیٰ کے عظیم اعلان پر ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق و مالک صرف ایک اللہ ہے، جو رحمن اور رحیم ہے۔